Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۷ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۱۹ وفا ۱۳۵۱ ہش، ۱۹ جولائی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۶۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کامل اللہ تعالیٰ کی تمام امانتوں کو خود اسی کی راہ میں وقف کر دیتا ہے

یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی

"وُہ اعلیٰ درجہ کا نُور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وُہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وُہ نُور اُس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُسکے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی اُن لوگوں کو بھی جو کسی قدر وُہی رنگ رکھتے ہیں اور امانت سے مُراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزّت اور وجاہت اور جمیع نعماءِ رُوحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسانِ کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسانِ کامل برطبق آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ اِس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اُس میں فانی ہو کر اُسکی راہ میں وقف کر دیتا ہے جیسا کہ ہم مضمون حقیقت اسلام میں بیان کر چکے ہیں اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی جیسا کہ خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ . . . . اِن کو کہدے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جد و جہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خُدا کے لئے اور اُس کی راہ میں ہے۔ وُہی خدا جو تمام عالموں کا ربّ ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اِس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اوّل المسلمین ہوں یعنی دُنیا کی ابتداء سے اُس کے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنا فی اللہ ہو۔"

(رُوحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ وفا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۸ وفا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت آپ کی صحت و عافیت کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپکی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

محترم سید ناصر المرتضیٰ علی صاحب کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ضیاء الحسن صاحب کا لڑکا شدید بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

فضل عمر درس القرآن کلاس

۲۲ جولائی سے ۱۴ اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

نصرت جہاں ریزروفنڈ

اس الٰہی تحریک میں ہر شخص شامل ہو سکتا ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جب فضل عمر فاؤنڈیشن کا اعلان ہُوا تو یہ شبہ پیدا کر دیا گیا تھا کہ غریب آدمی کو ثواب سے محروم کر دیا گیا ہے۔ میرے پاس سینکڑوں خطوط آگئے کہ ہم تھوڑی سی رقم دینا چاہتے ہیں۔ ہمیں کیسے محروم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں کہا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ پس نصرت جہاں ریزرو فنڈ صفحہ چہارم میں دوست ایک دھیلے سے لے کر پانچ سو روپے تک جو رقم دینا چاہے دے وعدہ نہیں کرے گا اسے نقد ادائیگی کرنی ہوگی۔

اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت کا کوئی فرد ایسا نہیں رہنا چاہیے جو اس الٰہی تحریک "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں اپنی حیثیت کے مطابق شامل نہ ہوا ہو۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سیّد عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۹ وفا ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی ترقی کا واحد راستہ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ترقی و کامیابی اور ان کا سربلندی و سرفرازی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ مجید کی کامل پیروی اور اتباع کے ساتھ وابستہ ٹھہرا دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے:-

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۵۸)

یعنی وہ لوگ جو ہمارے اس رسولؐ کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور اُمّی ہے جس کا ذکر تورات اور انجیل میں انکے پاس لکھا ہوا موجود ہے وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے اور سب پاک چیزیں اُن پر حلال کرتا ہے اور سب بُری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور اُنکے بوجھ (جو اُنپر لدے ہوئے تھے) اور طوق جو اُن کے گلوں میں ڈلے ہوئے تھے وہ ان سے دُور کرتا ہے۔ **پس وہ لوگ جو اُس پر ایمان لائے اور اس کو طاقت پہنچائی اور اُس کو مدد دی اور اُس نور کے پیچھے چل پڑے جو اُس کے ساتھ اُتارا گیا تھا وہی لوگ (دونوں جہانوں میں) کامیاب و کامران ہونگے۔**

پس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ نازل ہونے والے نور یعنی قرآن مجید کی لازوال و بے مثال کامل و مکمل شریعت پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا ہے اور ہر قسم کی کامیابیوں اور کامرانیوں کو ان کی کامل پیروی اور اتباع کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے جس کے معنے یہ ہیں مسلمانوں کی کامیابی کا راز اِن ہر دو کی اتباع میں مضمر ہے۔ اگر وہ کامل اور پوری پوری اتباع کریں گے تو یقیناً کامیاب و بامراد رہیں گے۔ پھر اس سے یہ بھی مستنبط ہے کہ اگر وہ کامل پیروی اور اتباع نہ کریں گے اور اسکے علاوہ دُوسروں کی نقل کرکے اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر ترقی کرنا چاہیں گے تو وہ ہرگز بھی فلاح نہ پاسکیں گے۔ ایسی صورت میں ان کا قدم ترقی کی بجائے تنزّل کی طرف اٹھتا چلا جائے گا۔ سو مسلمانوں کی ترقی کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کی کامل پیروی اور اتباع۔ پھر یہ بھی واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع فی الاصل قرآن مجید ہی کی اتباع ہے اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ قرآن مجید ہی کا عملی نمونہ تھی جیسا کہ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن سے ظاہر ہے۔ پس مسلمانوں کی تمامتر کامیابی اور ترقی کا راز قرآنِ مجید ہی کی اتباع میں مضمر ہے اور اس میں از خود کلام پاک کے ساتھ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع بھی شامل ہے۔**

تاریخ شاہد ہے کہ قرآن مجید کی کامل پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی زندگیوں میں ایسا عظیم الشان انقلاب رونما ہوا کہ وہ دینی و دنیوی لحاظ سے ترقی کرتے ہی چلے گئے حتیٰ کہ وہ دنیا کے راہبر اور رہنما تسلیم کئے گئے۔ اسکے بعد جب تک مسلمان قرآن مجید کی پیروی کرتے اور اس کے احکام پر دل و جان عمل پیرا رہے وہ دنیا میں ترقی کرتے رہے اور سربلندی و سرفرازی ان کا مقدر رہی۔ یہ سب ترقی اور سربلندی و سرفرازی اتباعِ قرآن ہی کی مرہون تھی۔ خود غیر مسلم محققوں نے تسلیم کیا ہے کہ مسلمانوں کی غیر معمولی اور محیر العقول کامیابیوں اور ان کے عروج و اقبال کا موجب قرآن تھا۔ برخلاف اس کے جب انہوں نے قرآن مجید کی کامل اتباع چھوڑ دی اور دوسروں کی نقالی شروع کردی ان کا وہ سب عروج و اقبال جاتا رہا اور وہ دن بدن زوال پذیر ہوتے چلے گئے۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کا خدائی وعدہ جو اُنکے حق میں بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پورا ہوتا چلا آرہا تھا اُسکے وہ مورد نہ رہے اور جب وہ اس وعدہ کے مورد نہ رہے تو اپنے غلبہ کو برقرار رکھنے کی بجائے مغلوب ہوتے چلے گئے۔

صدیوں کے زوال و اضمحلال کے بعد مسلمانوں کو از سرِ نو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرنے کے لئے ضروری تھا کہ انہیں قرآن مجید کی طرف واپس لایا جائے اور انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ قرآن مجید کی اتباع اور اس کی اطاعت کا جؤا پھر اپنی گردنوں پر رکھیں اور اس کی تعلیم کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا اس حقیقت کو بڑی وضاحت کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے پیش کیا کہ اگر وہ ذلّت و ادبار کو دُور کرنا اور دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہیں تو اُن کیلئے ضروری ہے کہ وہ غیر قوموں کی نقالی چھوڑ کر قرآنِ مجید کو اپنا دستور العمل بنائیں اور اسکی بتائی ہوئی راہوں پر چلیں اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے اقبال و عروج کا زمانہ پھر عود کر آئے گا اور اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کا خدائی وعدہ پھر ان کے حق میں بڑی شان اور آب و تاب سے پورا ہونے لگے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"کوئی مجھ کو یہ بتائے کہ کیا جب پہلے زمانہ میں قوم بنی تھی وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی؟ کیا مغربی قوموں کے نقشِ قدم پر چل کر انہوں نے ترقیاں کی تھیں؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی تو بے شک گناہ ہوگا اگر ہم اہلِ یورپ کے نقشِ قدم پر نہ چلیں۔ لیکن اگر ثابت نہ ہو اور ہرگز ثابت نہ ہوگا پھر کس قدر ظلم ہے کہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ کر، قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے۔ جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے، اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔

صحابہؓ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے اُنکے حصہ میں نہ آیا تھا۔ وہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے اور اُن ہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے۔ اُن لوگوں کی پیروی کسی رسم و رواج تک میں بھی نہ کرتے تھے جن کو کفّار کہتے تھے۔ جب تک اسلام اس حالت میں رہا وہ زمانہ اقبال اور عروج کا رہا۔ اس میں سِرّ یہ تھا ـــــ خدا داری چہ غم داری

مسلمانوں کی فتوحات اور کامیابیوں کی کلید بھی ایمان تھا۔ صلاح الدین کے مقابلہ پر کس قدر ہجوم ہوا تھا لیکن آخر اُس پر کوئی قابو نہ پا سکا اُسکی نیت اسلام کی خدمت تھی۔ غرض ایک مدت تک ایسا ہی رہا۔ جب بادشاہوں نے فسق و فجور اختیار کر لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ٹوٹ پڑا اور رفتہ رفتہ ایسا زوال آیا جس کو اب تم دیکھ رہے ہو۔ اب اس مرض کی جو تشخیص کی جاتی ہے ہم اس کے مخالف ہیں۔ ہمارے نزدیک اس تشخیص پر جو علاج کیا جائے گا وہ زیادہ خطرناک اور مضر ثابت ہوگا۔ جب تک مسلمانوں کا رجوع قرآن شریف کی طرف نہ ہوگا اُن میں وہ ایمان پیدا نہ ہوگا، یہ تندرست نہ ہوں گے۔ عزت اور عروج اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۶ تا ۱۵۸)

یہی وجہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے احباب کی زندگیوں میں یہ انقلاب پیدا کر دکھایا کہ وہ قرآن سے سب سے زیادہ پیار کرنے والے اُس کو حرزِ جان بنانے والے اور اس کے احکام پر دل و جان عمل کرنیوالے بن گئے۔ اور اسی لئے اپنے اِس امتیاز کو برقرار رکھتے ہوئے قرآنی علوم و معارف اور انوار و برکات سے بہرہ ور ہونا اور پھر دوسروں کو بھی بہرہ ور کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنا ہماری سب سے اہم ذمہ داری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس کے اسلامی آداب

مکرم نسیم مہدی صاحب ربوہ

(۳)

(۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یؤم الرجل فی سلطانہ
ولا یجلس علی تکرمتہ
فی بیتہ الا باذنہ۔
(ترمذی)

ترجمہ: کوئی شخص کسی دوسرے کی جگہ میں امامت نہ کرائے اور نہ اس کے گھر میں اس کی عزت والی جگہ پر بیٹھے مگر اس کی اجازت سے۔

اس حدیث سے ہم یہ اصول اخذ کر سکتے ہیں۔ کہ مجلس میں اسی جگہ بیٹھنا چاہیئے جو اس کے لئے مخصوص ہو۔ بعض اوقات کسی جلسہ میں مختلف لوگوں (مثلاً مختلف مقامات سے تعلق رکھنے والوں) کے لئے بعض مصالح کے تحت مختلف جگہیں منتظمین کی طرف سے مقرر کر دی جاتی ہیں لیکن بعض لوگ اس کے باوجود دوسروں کے لئے مختص جگہوں پر بیٹھنے کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ بہتر اور احسن طریق یہی ہے کہ جہاں جگہ مقرر ہو وہیں بیٹھا جائے۔

(۷) بعض اوقات جلسوں کا پروگرام طویل ہو جاتا ہے بعض لوگ کسی حاجت کی وجہ سے اٹھ کر چند منٹوں کے لئے باہر چلے جاتے ہیں اور پھر اپنی جگہ پر واپس آجاتے ہیں اگر معلوم ہو کہ اس جگہ پر کوئی بیٹھا ہوا تھا تو قطعاً وہاں نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ باوجود اس بات کے کہ انہیں بتایا جائے کہ اس جگہ پر کوئی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے بیٹھ جاتے ہیں کہ اچھا جب آئیں گے تو اٹھ جاؤں گا اور اس جگہ پر قابض ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سراسر خلاف ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
أن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال: اذا
قام احدکم من مجلس
ثم رجع الیہ فھو احق
بہ۔ (مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی "جلسہ گاہ" سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے جو لوگ اٹھ کر چند منٹوں کے لئے باہر جاتے ہیں۔ انہیں بھی یہ قرآنی حکم یاد رکھنا چاہیئے کہ خصوصی حالات میں وہ بھی صاحب صدر کی اجازت کے بغیر باہر نہ جائیں۔

(۸) مجلس کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ انسان جب مجلس میں آنے کا ارادہ کرے تو یہ خیال کرے کہ میرے کسی فعل سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔

(ا) عن جابر رضی اللہ عنہ
قال قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من أکل
ثوماً او بصلاً فلیعتزلنا
او فلیعتزل مسجدنا۔ (بخاری)

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے (کچا) لہسن یا پیاز کھایا ہو وہ ہم سے اور ہماری مساجد سے الگ اور دور رہے یعنی فوری طور پر یہ کہ مسجد میں نہ آئے کیونکہ اس کی بو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(ب) ایک اور روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من أکل البصل والثوم
والکراث فلا یقربن
مسجدنا فان الملائکۃ
تتاذی مما یتاذی منہ
بنو آدم۔ (مسلم)

(ترجمہ) جس نے کچا پیاز، لہسن یا گندنا کھایا ہو وہ اس کے فوراً بعد ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف پہنچے اس سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

(۹) اجتماعات منعقد کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے اگر کوئی شخص ان میں شامل ہو اور کچھ حاصل کئے بغیر واپس آ جائے تو اس کے جانے اور نہ جانے میں کیا فرق ہے۔ اس لئے ہر اس شخص پر جو کسی مجلس میں شامل ہوتا ہے لازم ہے کہ کارروائی کو خاموشی سے سنے اور اس سے مستفید ہو۔

حدیث شریف میں ہے

عن البراء قال خرجنا
مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فجلس و
جلسنا حولہ کأنّ علی
رؤوسنا الطیر۔ (نسائی)

(ترجمہ) حضرت براء سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر گئے۔ آپ تشریف فرما ہوئے تو ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے اور اس طرح خاموش تھے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔" حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو لیکچر ویمبلے کانفرنس لندن کے لئے تحریر فرمایا تھا اور جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نام سے طبع ہو چکا ہے اس میں آپ نے فرمایا۔

"جب کوئی شخص کلام کرنے کے لئے کھڑا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ اس کی طرف منہ کر کے توجہ سے کلام سنیں اور اس کی بات کو قطع نہ کریں اور دوران تقریر میں شور نہ کریں۔ خواہ وہ کس قدر ہی طبیعت کے برخلاف کیوں نہ ہو" (صفحہ ۲۰۱)

مذکورہ حدیث کی تشریح میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف (استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ) فرماتے ہیں۔

"اس میں بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کا بھی تقاضا نظر آتا ہے۔ لیکن اس سے مجلس کے آداب پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ مجلسی آداب ہر قوم میں پائے جاتے ہیں اور اسلامی ادب یہ ہے کہ ہم مقرر کو سننے کیلئے ہمہ تن گوش رہیں۔"

"تقریر کے دوران ہوٹنگ اسلامی منشاء کے خلاف ہے تقریر سے متاثر ہونا طبعی امر ہے۔ جذبات کے برمحل استعمال سے اسلام منع نہیں کرتا۔ لیکن تقریر کے دوران شور و غل اسلامی روایات کے خلاف ہے۔"

(احادیث الاخلاق صفحہ ۱۱)

(۱۰) آخر میں ایک بات لکھنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک مومن کی ہمیشہ یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ وہ نیکی اور دین کی تعلیم دینے والی مجالس میں زیادہ سے زیادہ شامل ہو اور لغو، فضول اور بیکار مجالس سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لغو باتوں سے اعراض کرنے کا بھی حکم دیا ہے بعض اوقات انسان کسی بری مجلس میں چلا جاتا ہے۔ اس وقت اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو یاد رکھنا چاہیئے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال: قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من
جلس فی مجلس فکثر فیہ
لغطہ فقال قبل ان
یقوم من مجلسہ ذلک
سبحانک اللھم وبحمدک
اشھد أن لا الہ الا انت
استغفرک واتوب الیک
الا غفر لہ ما کان فی
مجلسہ ذلک۔ (ترمذی)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس میں لغو اور بیکار باتیں ہوتی رہیں اور اس نے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگی کہ اے میرے اللہ! تو پاک ہے تیری حمد بیان کرتے ہوئے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو اللہ اس کے اس قصور کو معاف کر دے گا۔"

حرفِ آخر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

الدنیا سجن للمومن
وجنۃ للکافر۔ (ترمذی)

اس کا مطلب یہی ہے کہ قدم قدم پر اور باریک سے باریک مسئلہ پر بھی ایک مسلمان یہ کہہ کر کہ چونکہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں کچھ ارشاد نہیں فرمایا اس لئے میں اپنی مرضی سے ایسا کروں گا۔ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہم اپنے پیارے پروردگار اور اس کے رسولؐ کے الٰہی احکامات میں مقید ہیں اور یہی ہمارے لئے "سجن" ہے اگر ہم اس سجن سے آزاد ہونا چاہیں تو وہ ہمارے لئے غلامی سے بھی بدتر ہوگا اور اس "سجن" میں زندگی گزارنا ہی موجب نجات ہے۔ یہ ہدایات قدم قدم پر ہمیں پابند کرتی ہیں اور ہماری عملی راہنمائی کرتی ہیں۔

"درحقیقت یہی وہ "زندان محکم" ہے جس کے ساتھ دنیا کے ہر طبقہ کی حقیقی آزادی وابستہ ہے۔ کاش یہ قید سب کو حاصل ہو اور تمام لوگ اپنے آپ کو خادمان قرآن اور غلامان محمد کہنے میں فخر محسوس کریں تا دنیا حقیقی معنوں میں آزاد ہو جائے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"توفّی" اور "رفع"

مولانا حالی اور علامہ اقبال کی نظر میں

مکرم یعقوب امجد صاحب کھاریاں کینٹ

حضرت خاتم الانبیاءؐ کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد مسیح دوراں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب الہام ربانی کی روشنی میں حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ع

دخل جنت ہوا وہ محترم

تو مخالفت کا ایک طوفان اٹھا حالانکہ وفاتِ مسیحؑ کا عقیدہ صحابہؓ اور اکابرینِ امت کے نزدیک مسلم تھا۔ ان کے بعد ہر دور کی سعید روحوں نے کسی نہ کسی انداز میں مسیح ناصریؑ کی وفات ہی کو حیاتِ اسلام کے مترادف قرار دیا ہے اگرچہ ان لوگوں نے کوئی عالمانہ انداز میں محققانہ شان نہیں دکھائی، مگر جب بھی حقیقت اُن کے سامنے بے نقاب ہوئی تو بے ساختہ اُن کے قلم سے ٹپک پڑی۔

متاخرین میں مولانا حالی اور علامہ اقبال کے نام علمی و ادبی دنیا میں مستند مانے گئے ہیں۔ ان دونوں کے قلم سے یہ حقیقت صفحۂ قرطاس پہ ٹپکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ چنانچہ مولانا حالی اپنی معروف کتاب "حیاتِ جاوید" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اگرچہ سرسید کی وفات کی بیشمار تاریخیں لکھی گئیں ہیں لیکن دو عربی مادے عجیب و غریب نکلے ہیں۔ ایک "غفر لہٗ" اور دوسری قرآن مجید کی یہ آیت؛

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَہِّرُکَ"

اس جگہ حاشیے پر اس آیت کا ترجمہ یوں درج فرمایا ہے:

"اس آیت میں عیسیٰؑ کی طرف خطاب ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے عیسیٰؑ میں تجھ کو موت دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھا لینے والا ہوں اور تجھ کو کافروں کے الزام سے پاک کرنے والا ہوں"

(حیاتِ جاوید حصہ دوم مطبوعہ ۱۹۰۳ء مطبع مفید عام آگرہ)

مولانا حالی نے مذکورہ تاریخی مادوں کے ساتھ کسی کا نام درج نہیں فرمایا۔ اس لئے اس کے بعد یہ جستجو رہی کہ کس طرح یہ عقدہ حل ہو جائے کہ یہ کن صاحبوں کی ذہنی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ چند روز ہوئے بعض کتابوں کا سرسری مطالعہ کر رہا تھا کہ دفعتاً "باقیاتِ اقبال" کا ایک جائزہ لیا۔ اس جائزے کے دوران علامہ اقبال کے تاریخی قطعات اور مادے نظر سے گزرے۔ ان تاریخی مادوں میں سب سے پہلے ایک تاریخی مادے کا اندراج یوں تھا:-

سر سید احمد

تاریخ وفات ۲۸ مارچ ۱۸۹۸ء

"اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَہِّرُکَ"

۱۳۱۵ھ

اس مادے کے اندراج کے بعد فاضل مرتب جناب محمد عبداللہ قریشی (حال مدیر ادبی دنیا لاہور) نے بطور استناد یوں رقم فرمایا ہے:-

"مولانا حالی مرحوم نے "حیاتِ جاوید" میں اس تاریخ کا ذکر تو کیا ہے، مگر نام نہیں بتایا۔ منشی وجاہت حسین جھنجھانوی نے جو کتاب بنام "سرسید کا ماتم" شائع کی تھی اس میں صاف لکھا تھا کہ "یہ تاریخ منشی محمد اقبال صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج، لاہور تلمیذ حضرت داغ کی ہے...."

(باقیاتِ اقبال مرتبہ محمد عبداللہ قریشی مطبوعہ ۱۹۶۶ء)

اس تاریخی مادے کا استخراج اور پھر حالی مرحوم کا اندراج اس بات کی دلیل ہے کہ حالی اور اقبال دونوں نے اس آیت کے مفہوم کو خوب سمجھا ہے جس سے تاریخی مادے کا استخراج ہوا ہے اگر "توفّی" اور "رفع" کے معنوں میں اختلاف کی گنجائش ہوتی تو یہ استخراج ہرگز درست نہ ہوتا۔ پس حالی اور اقبال نے بالواسطہ اعترافِ حقیقت کرتے ہوئے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ "توفّی" اور "رفع" ہر دو الفاظ کے لئے ایک ساتھ آئے ہیں اور ان کے معنے "موت" اور روحانی ارتفاع کے ہیں۔ فہو المطلوب

سالِ رواں اور شکر گزاری کے تقاضے

گزشتہ سے پیوستہ سال اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور فضل کے نتیجہ میں انصار اللہ کو شکر گزاری کے طور پر یہ عزم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی کہ گزشتہ سال کو مالی لحاظ سے نمایاں حیثیت دی جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل یہاں تک شامل حال ہوا۔ کہ نہ صرف یہ خواہش ہی بر آئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں اور زیادہ آگے بڑھ کر قدم رکھنے کا موقع پیدا کر دیا یعنی انصار اللہ کے چندہ کی شرح دگنی ہو گئی۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا زندگی کے اس مرحلہ پر پہنچنے تک ہر انصار کو قریباً لاکھوں دفعہ یہ دعا کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو وہ راہ نصیب کرے جو انعام یافتہ گروہ کی راہ ہے۔ یعنی صراط الذین انعمت علیہم آپ ہی سے کون نہیں جانتا کہ یہ راہ قربانیوں کی راہ ہے جانی قربانیوں کی۔ مالی قربانیوں کی۔ اوقات کی قربانیوں کی۔ جذبات کی قربانیوں کی۔ کیونکہ انعام ہمیشہ قربانیوں کے نتیجہ میں ملا کرتے ہیں۔ حقیقی عید در اصل انہی کی ہوتی ہے۔ جو رمضان کے سارے روزے رکھتے ہیں۔

سو انصار اللہ کی شرح کا بڑھنا ہماری لاکھوں دفعہ کی پکار کا سنے جانا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا ایک مزید فضل اور احسان ہے۔ اس پر جس قدر بھی شکر کریں تھوڑا ہے۔ لہٰذا خدمت کے اس مزید موقع کے پانے کا تقاضا ہے کہ ہم گزشتہ سال سے بھی بڑھ چڑھ کر اس میدان میں ذوق و شوق کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت کی ترقی کا ذریعہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

۱۔ "اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کا یہی ذریعہ رکھا ہے کہ ہماری مسجدیں بڑھتی جائیں۔ اور لوگوں سے ہر وقت آباد رہیں"۔

۲۔ مساجد کی وسعت کے ساتھ ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے"۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم نور الحسن صاحب شاکر قضاء الٰہی سے مورخہ ۱۲ جولائی کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم خاموش طبع، ملنسار اور ہمدرد انسان تھے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل ہی وزیر علی انڈسٹریز کے شعبہ فوٹو گرافی میں انجینئر کے عہدہ پر ترقی پائی تھی عرصہ سے خرابیٔ گردہ میں مبتلا تھے۔ بہت علاج کروایا لیکن مکمل طور پر شفایاب نہ ہو سکے اور بالآخر یہی مرض اُن کی وفات کا باعث بنا۔ مرحوم کی یادگار اُن کی دو بچیاں اور ایک بچہ ہے تمام بچے بالکل چھوٹی عمر کے ہیں۔

مرحوم کی عین عالم جوانی میں حسرتناک وفات ہمارے خاندان کے لئے ایک شدید صدمہ کا باعث ہے احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

(خاکسار محمد جلال شمس شاہد مربی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

48

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۶)

۲۲۸	بیگم میجر منظور الحسن صاحب گجرات	۱۰،۰۰ روپے
۲۲۹	شادی خان صاحب چک ۱۳۳/۱۲-L ساہیوال	۲۵،۰۰ روپے
۲۳۰	بیگم شیخ رفیق احمد صاحب ٹھاکر سنگھ گیٹ گوجرانوالہ	۱۰۰،۰۰ روپے
۲۳۱	محمد عبد القدیر صاحب قاضی احمد	۱۰،۰۰ روپے
۲۳۲	حمید احمد صاحب ظفر واپڈا ہاؤس لاہور	۲۰،۰۰ روپے
۲۳۳	عفت النساء صاحبہ گاندھی سکوئر لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۳۴	شیخ فضل احمد نذیر احمد صاحبان اوکاڑہ	۱۰،۰۰ روپے
۲۳۵	ملک محمد شفیع احمد صاحب ربوہ	۳۰،۰۰ روپے
۲۳۶	عبد الکریم صاحب شیخوپورہ	۲۲،۰۰ روپے
۲۳۷	مقبول احمد صاحب باجوہ ظفر آباد دلا بنی	۱۰۰،۰۰ روپے
۲۳۸	شیخ حمید احمد صاحب پیپلز کالونی لائل پور	۲۰،۰۰ روپے
۲۳۹	امۃ خالد سیف اللہ خان صاحب لائل پور	۶۶،۰۰ روپے
۲۴۰	عبد اللطیف صاحب لائل پور	۱۰،۰۰ روپے
۲۴۱	بیگم لیفٹیننٹ محمد عبد الخالق صاحب کھاریاں	۴۰،۰۰ روپے
۲۴۲	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ۵۱ ڈنری سندھ	۱۰،۰۰ روپے
۲۴۳	کرنل بشارت احمد صاحب منگلا کالونی	۴۰،۰۰ روپے
۲۴۴	سیکرٹری صاحب مال شیخوپورہ	۳۲،۰۰ روپے
۲۴۵	جمیلہ قریشی صاحبہ حافظ آباد	۲۵،۰۰ روپے
۲۴۶	عبد السلام صاحب بھٹی سیکرٹری مال دار الصدر شمالی ربوہ	۳۸،۵۰ روپے
۲۴۷	شیخ محمد صدیق صاحب قبولہ	۲۹،۵۰ روپے
۲۴۸	چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب ربوہ	۱۰،۰۰ روپے
۲۴۹	والدہ صاحبہ مرحومہ امۃ القیوم صاحبہ دینا پور	۱۰،۰۰ روپے
۲۵۰	سلمٰی چوہدری بنت کرنل حبیب احمد صاحب دار الصدر ربوہ	۴۰،۰۰ روپے
۲۵۱	محمد علی صاحب چک ۵۶/۴R بہاولنگر	۱۰،۰۰ روپے
۲۵۲	سید محمد انور صاحب ہاشمی ملتان	۱۰،۰۰ روپے
۲۵۳	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر	۲۸،۵۰ روپے
۲۵۴	میجر محمد اشرف صاحب گجرات	۲۵،۰۰ روپے
۲۵۵	حکیم محمد رمضان صاحب میانی سرگودھا	۱۰،۰۰ روپے
۲۵۶	صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم معرفت چوہدری محمد جان صاحب راولپنڈی	۱۰۰،۰۰ روپے
۲۵۷	عطاء الرحمٰن خان صاحب سنت نگر لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۵۸	اخوند فیاض احمد صاحب محمد نگر لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۵۹	ملک مقصود احمد صاحب سلطان پورہ لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۶۰	محبوب جاوید خالد صاحب مغل پورہ لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۶۱	چوہدری ناظر حسین صاحب سمن آباد لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۶۲	رشیدہ مشتاق ملک صاحبہ سمن آباد لاہور	۱۵۰،۰۰ روپے
۲۶۳	حلیمہ توقیر صاحبہ سمن آباد لاہور	۵۵،۰۰ روپے
۲۶۴	مرزا خلیل احمد صاحب شیزان فیکٹری لاہور	۱۵،۰۰ روپے
۲۶۵	عابد علی صاحب بڑی پرانی انارکلی لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۶۶	فرخندہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمٰن خان صاحب سنت نگر لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۶۷	شریف بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ علی محمد صاحب کینال پارک لاہور	۵۰،۰۰ روپے
۲۶۸	حافظ عبد الکریم صاحب دہلی دروازہ لاہور	۲۰،۰۰ روپے
۲۶۹	بیگم چوہدری وحید سلیم صاحب ایڈوکیٹ سول لائن لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۷۰	ملک عبد الباسط خان صاحب سول لائن لاہور	۱۰،۰۰ روپے
۲۷۱	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰،۰۰ روپے
۲۷۲	لیفٹیننٹ ادریس طارق صاحب اسلام آباد	۲۰،۰۰ روپے
۲۷۳	بیگم میر عطاء اللہ صاحبہ کراچی	۳۰،۰۰ روپے

(باقی)

لجنات توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر ۱۹۷۲ء کو ختم ہو رہا ہے نو ماہ کی آمد کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ چندہ ممبری۔ چندہ ناصرات اور چندہ سالانہ اجتماع میں نمایاں کمی ہے مالی سال کے صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ سالانہ اجتماع کے خرچ لازماً اس سال زیادہ ہوں گے۔ تمام عہدیداران لجنات و ناصرات کوشش کریں کہ اپنا بجٹ جلد سے جلد پورا کریں۔ سالانہ اجتماع کا چندہ فی ممبر ایک روپیہ سالانہ کے حساب سے لیا جائے۔ کوئی لجنہ ایسی باقی نہ رہ جائے جس کی طرف سے ممبری اور اجتماع کا چندہ نہ آیا ہو۔ اگر ابھی سے کوشش نہ کی گئی تو آخر میں بجٹ پورا کرنا مشکل ہو جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس برائے طالبات

الحمد للہ آج ۱۵ جولائی بروز ہفتہ طالبات کی فضل عمر درس القرآن کلاس لجنہ اماء اللہ ہال میں شروع کر دی گئی ہے۔ اس وقت تک قریباً سوا سو طالبات بیرون از ربوہ آ چکی ہیں۔ ربوہ کی بچیاں بھی کثیر تعداد میں شامل ہو رہی ہیں۔ کلاس کا آغاز اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا جو صدر لجنہ مرکزیہ نے کروائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ایک ہفتہ طالبات کی علیحدہ کلاس منعقد ہو گی۔ اور ۲۲ جولائی سے حسب سابق مسجد مبارک میں۔ پہلے ہفتہ میں حضرت صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے علاوہ رضیہ درد صاحبہ ایم اے، قانتہ شاہدہ صاحبہ ایم اے، اور سعیدہ احسن صاحبہ ایم اے پڑھائیں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کلاس میں لجنہ اماء اللہ کی نمائندگی ہونی چاہیئے جن لجنات نے ابھی تک بچیوں کو نہیں بھجوایا وہ جلد بھجوائیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے لطیف احمد عرف لالی کا نکاح شمیم بیگم بنت چوہدری نذیر احمد صاحب آف ونجوال ضلع گورداسپور حال محمد آباد اسٹیٹ سندھ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر چوہدری عنایت اللہ صاحب نے ۲۸ مئی ۱۹۷۲ء کو محمد آباد سٹیٹ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور اس کے نیک ثمرات پیدا کرے آمین۔

(چوہدری منیر احمد اسسٹنٹ مینیجر حفیظ آباد فارم۔ نزد ربوہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"جماعت احمدیہ نے ایک نیا عہد خدا تعالیٰ سے باندھا ہے اور نئے عہد پرانے عہدوں سے زیادہ راسخ ہوتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے سامنے اعلان کیا ہے کہ ہم اسلام کی خدمت کریں گے۔ اور ہم اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کر کے اسلام کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں گاڑیں گے"

ہمارے محبوب امام خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر دوم کو مضبوط کرنے کے لئے انصار اللہ کو مکلف فرمایا ہوا ہے۔ لہٰذا انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کریں تا کہ آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں اسلام کا جھنڈا دنیا کے ہر ملک میں لہرانے لگ جائے۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے لڑکے ناصر احمد طاہر نے امسال کیمیکل کا سہ سالہ ڈپلوما کورس مکمل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی اس کے لئے مبارک کرے اور اسے اچھی اور ترقی والی ملازمت عطا کرے آمین۔

(چوہدری منیر احمد اسسٹنٹ مینیجر حفیظ آباد فارم نزد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے بعد دوسرے علوم کا شوق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے

جب قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہو۔ تو پھر کسی علم کا حصول بھی مشکل نہیں رہتا

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ بے شک مخلوق کی خدمت کرو لیکن اگر تمہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا تو تم یہ کام پوری طرح نہیں کر سکتے۔ اگر تمہیں قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے تو باقی سب چیزیں تمہارے لئے آسان ہو جائیں گی۔

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جب شام میں گئے تو وہاں کے ایک وزیر نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے کسی دینی مدرسے میں دینی تعلیم حاصل کی ہے انہوں نے جواب دیا میں نے تو صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا ہے۔ جب قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہو تو باقی سب مضامین آسان ہو جاتے ہیں اس کے مضامین کو سمجھنے کے لئے دوسری کتابوں کے حوالوں کی ضرورت پڑتی ہے اور اس طرح ساری چیزیں آ جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے بعد دوسرے علوم کا شوق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ ہمارا سارا علم تو ہے ہی قرآن۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صرف قرآن کریم ہی پڑھے ہوئے تھے۔ لاہور میں میرے پاس ایک دفعہ دو دیوبندی مولوی آئے۔ ان میں سے ایک نے غصہ والی شکل بنا کر مجھ سے پوچھا آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا میں تو کچھ بھی پڑھا ہوا نہیں۔ صرف قرآن کریم جانتا ہوں۔ اس نے دوبارہ پوچھا۔ آپ بتائیں تو سہی۔ آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کے نزدیک جو پڑھائی ہے وہ میں نے نہیں کی۔ میں صرف قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہوں۔ اس نے کہا۔ بس آپ صرف قرآن کریم کا ترجمہ ہی جانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں ترجمہ سے باہر کوئی چیز رہ جاتی ہو تو وہ میں نہیں جانتا۔ وہ غصہ میں تھا اور اس نے میرا جواب نہ سمجھا۔ دوسرے مولوی نے اسے چٹکی بھرتے ہوئے کہا۔ وہ کہہ تو رہے ہیں میں قرآن پڑھا ہوا ہوں اور تم یہ ثابت کرو کہ قرآن کریم سے باہر کوئی چیز ہے۔ اپنی کم علمی اور بیوقوفی کا ثبوت دے رہے ہو۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم کے اندر سارے علوم آ جاتے ہیں۔ میں پرائمری فیل ہوں لیکن میں تمام مذاہب کو چیلنج کر کے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا اعتراض ہو جس کا قرآن کریم کے ساتھ ٹکراؤ ہوتا ہو۔ تو میں اس کا جواب دوں گا اور خالی جواب ہی نہیں دوں گا بلکہ اعتراض کرنے والے کو چپ کرا کے چھوڑ دوں گا۔ قرآن کریم کے اندر سارے گر موجود ہیں۔ اصل عقل گر ہی سے ہی آتی ہے۔ اگر تم قرآن کریم پڑھ لو۔ تو تمہارے اندر وہ مادہ پیدا ہو جائے گا۔ جس سے تم ہر قسم کے دشمن کا مقابلہ کر سکو گے۔ اور تمہاری عقل اتنی تیز ہو جائے گی کہ دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں ہوگا جس سے تم مرعوب ہو۔ پس قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جس کی میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں"

(مشعل راہ ٦٣٠-٣١)

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا عزیز ڈاکٹر کریم اللہ زیروی سینئر ریسرچ آفیسر پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ لیبارٹریز پشاور ١٦ر جولائی ١٩٧٢ء بروز اتوار ٢ سال کے لئے بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر فارماکالوجی۔ پہلوی یونیورسٹی شیراز ایران جا رہا ہے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنی ان نئی ذمہ داریوں کو احسن طریق پر انجام دینے کی توفیق بخشے اور اس کا یہ سفر دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت ہو۔

(صوفی عبدالغنی عبد زیروی نائب ناظم مال وقف جدید)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔ (مینیجر)

محترمہ مبارکہ نصرت صاحبہ اہلیہ محترم سید عبداللہ شاہ صاحب وفات پا گئیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ مبارکہ نصرت صاحبہ بیگم سید عبداللہ شاہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ١٦ر وفا ١٣٥١ہش مطابق ١٦ر جولائی ١٩٧٢ء بروز اتوار بوقت ١١ بجے شام بعمر قریباً ٥٠ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دوسرے روز صبح ساڑھے سات بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں حسب ارشاد امیر صاحب مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم مولانا صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ محترم مرزا اعظم بیگ صاحب ابن حضرت مرزا رسول بیگ صاحب (برادر اکبر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم) آف کلانور کی بیٹی تھیں۔ فروری ١٩٧٠ء میں جب کہ مرحومہ کراچی میں اپنی بچی کے پاس گئی ہوئی تھیں زیادہ بیمار ہو گئیں۔ ہسپتال میں داخل کرانا پڑا تو معلوم ہوا کہ پیٹ میں کینسر ہے جو اس وقت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے اس کے بعد کراچی اور لاہور کے ماہر ڈاکٹروں سے ہر ممکن علاج کرایا گیا لیکن تقدیر کے سامنے کچھ پیش نہ جا سکی۔ اور آخر مرحومہ اپنے مولیٰ حقیقی کے سامنے حاضر ہو گئیں بیماری کے دوران نہایت صابر و شاکر رہیں۔

مرحومہ نے چار لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ دو لڑکے اس وقت ملک سے باہر ڈنمارک اور ناروے میں ہیں جو بوقت وفات ربوہ میں موجود نہ تھے۔ اسی طرح ایک لڑکی جو کراچی میں تھی وہ بھی نہ آ سکی

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا: خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ دراز سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ (رانا نذیر احمد صاحب معلم)

اعلان نکاح

خاکسار کے برادر اصغر عزیزم محمد جمیل صاحب ابن مکرم چوہدری پیر محمد صاحب مرحوم کوپن ہیگن ڈنمارک کا نکاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے محترمہ امۃ الوحید صاحبہ بنت مکرم ٹھیکیدار عبداللطیف صاحب لون دارالنصر وسطی ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب نے ١٢ ٦/٧ ٢ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت و رحمت بنائے۔ آمین۔

(چوہدری سراج الدین کمبوہ احمدی بمقام پٹیالہ دوست محمد ضلع شیخوپورہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ

٥-٦-٧ اخاء ١٣٥١ہش

٥-٦-٧ اکتوبر ١٩٧٢ء

بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

احمدیہ۔ ربوہ۔

٢- خاکسار کے والدین کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (مظہر الحق رانا پنڈی بھاگو)

رجسٹرڈ نمبر ایل ٥٢٥٤